

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾

(اے اللہ! ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں  
اور صرف تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں)

# آداب قبور

اور فرمانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

جس میں قرآن و حدیث اور اقوال اولیاء سے ثابت کیا گیا ہے کہ آداب قبور کیا ہیں

مرتبہ مولانا محمد بن ابراہیم جوناگڑھی علیہ السلام

﴿شائع شدہ﴾ مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ ریسٹروڈ

اہلحدیث ہوک، کورٹ روڈ، کراچی فون نمبر ۳۶۲۵۹۳۵



نام کتاب : آدابِ قبور اور فرمانِ نبوی ﷺ

مصنف : فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم جو ناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات : ۱۲

ناشر : مکتبہ الاحمدیہ (ٹرسٹ)



بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ  
 الْمُرْسَلِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ  
 لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

## اولیاء اللہ سے محبت

ہر مسلمان جانتا ہے کہ اولیاء اللہ کی محبت جزو ایمان ہے  
 ہندوگان دین کا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ ظاہر بات ہے کہ دوست  
 کا دشمن اپنا بھی دشمن ہوتا ہے صحیح بخاری کی حدیث قدسی میں ہے  
 ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ولیوں سے دشمنی کرنے والوں کو میں  
 اعلان کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے جنگ کرنے کیلئے تیار ہو جائیں۔“  
 پس محبت ان اللہ کی محبت بھی محبت اللہ ہے۔

## طریقہ محبت

ہر ایک کی محبت کے طریقے جدا گانہ ہوتے ہیں۔ انسان کو اپنی  
 ماں سے اپنی بیٹی سے اپنی بیوی سے اپنے بھائی اور باپ سے محبت  
 ہوتی ہے لیکن ہر ایک کے ساتھ محبت کا برتاؤ جدا گانہ ہے جو طریقہ  
 ماں سے محبت کا ہے وہ بیوی سے نہیں۔ اور جو طریقہ بیوی کی محبت

کا ہے۔ وہ مان کی محبت کا نہیں۔ محبت سب سے ہے۔ لیکن طریقے محبت کے ہر ایک کے ساتھ جدا گانہ ہیں ایک سچے مسلمان کو اللہ سے رسولؐ سے صحابہؓ سے بزرگانِ دین سے اولیاء اور صالحین سے محبت اور عقیدت ہوتی ہے۔ اور ضرور ہونی چاہئے۔ لیکن طریقے ہر محبت اور عقیدت کے الگ الگ ہیں۔ درجے سب کے جدا گانہ ہیں اللہ سے محبت یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت یہ ہے کہ آپؐ کی اطاعت کریں۔ بزرگوں، ولیوں اور نیک لوگوں سے محبت یہ ہے کہ ان کی طرح ہم بھی خدا رسولؐ کی پیروی کریں اور نیک کاموں میں سبقت کریں۔ برائیوں سے بچیں وغیرہ

### بزرگوں کی توہین سے بچو

افراطِ تفريط ہر کام میں بُری ہوتی ہے۔ ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ بزرگوں کی عزت و حرمت کریں ان کا ادب و لحاظ کریں ان کی سچی محبت دل میں رکھیں ان کے نیک کاموں میں ان کی پیروی کریں لیکن برخلاف اس کے آج کل بعض مسلمان یا تو تعظیم میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ یا توہین کرنے لگتے ہیں۔ اور یہ دونوں گناہ بُرے اور بہت بُرے ہیں۔ بزرگوں کی توہین کرنے والے تو وہ ہیں جو ان کے مزاروں پر ڈھولکیں بجواتے ہیں۔ قبایاں کرتے

ہیں۔ مجھے کرتے ہیں۔ بازاری عورتوں کو لیجاتے اور طرح طرح کے کھیل  
 تماشے اور لغو بیہودہ کام وہاں کرتے ہیں۔ مردوں عورتوں کے  
 مجمع ہوتے ہیں اور خلاف شریعت وہ وہ کام کئے جاتے ہیں جو  
 سراسر اسلام کے خلاف ہیں اور جن کاموں سے بزرگانِ دین  
 اپنی ساری عمر لوگوں کو روکتے تھے! اور جہانگیر ان سے ہوسکا ان  
 کاموں کو مٹاتے رہے۔ خدا کے وہ نیک بندے جو باجے سن کر اپنی  
 انگلیاں اپنے کانوں میں دے بیٹے تھے۔ افسوس کہ ان کے منراڑو  
 پردن رات طبلے کھڑکیں اور سازنگیان بھیں۔ وہ پاک نفس بزرگ  
 جو پرانی عورتوں کو آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں آج انکی قبروں پر بیسویہ عورتیں  
 ناچیں اور گائیں جو اولیاء اللہ عمر بھر کسی میلے میں نہ شریک ہوتے  
 ہوں آج انکی قبروں پر میلے لگائے جائیں اور عورتوں اور بچوں کے  
 غول کے غول ادھر ادھر کھیل تماشے کرتے پھر میں حالانکہ مشہد احمد  
 وغیرہ کی حدیث میں ہے:۔ لَعْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ نَزَّ بِذَاتِ الْقَبُورِ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 قبر کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

### عرس میلے اور سترھویں کا حکم

یہ عرس اور میلے وغیرہ شرعاً جائز نہیں۔ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيْدًا

(مشکوٰۃ) یعنی میری قبر پر عید (عرس) - برسی اور میلاد نہ کرنا۔  
 پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اَللّٰهُمَّ لَا  
 تَجْعَلْ قَبْرِيْ عِيْدًا اَوْ يَوْمًا لِّاِيَّامٍ يُّعَدُّ لَهَا عِيْدٌ (میری قبر پر عرس  
 وغیرہ کرنے لگ جائیں۔ جیسا کہ بت پرست اپنے بتوں کے ساتھ  
 کرتے ہیں۔)

فتاویٰ غزنوی میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی لکھتے ہیں:۔  
 ”مردمان ایک روز معین نمودہ و لباس ہائے فاخرہ و نفیس پوشیدہ  
 مثل روز عید شادمان شدہ۔ بر قبر ہا جمع می شوند رقص و  
 منازم و دیگر بدعات ممنوعہ مثل سجود برائے قبور و طواف کردن  
 قبور می نمایند این قسم حرام و ممنوع است بلکہ بعضی بحد کفر برسند یعنی  
 لوگ ایک ن مقرر کر کے اچھے اچھے کپڑے پہن کر عید کی طرح قبروں  
 کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ وہاں باجے گا بجے راگ راگنیاں اور طرح  
 طرح کی بدعتیں کرتے ہیں۔ جیسے قبروں کو سجدے کرنا قبروں کا طواف  
 کرنا وغیرہ یہ سب کام حرام ہیں منع ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض کام  
 تو کفر تک پہنچ جاتے ہیں۔

مرزا جان جانان نے ”مقامات مظہر“ میں لکھتے ہیں:۔  
 ”و برسمیات عرفی از عرس وغیرہ مقید نہ باید بود۔ کہ دراز کتاب  
 آن شناعیت بسیار است۔“ یعنی ”یہ سالانہ عرس میں وغیرہ کی  
 پابندی نہ کرنی چاہئے۔ اس (عرس وغیرہ) میں بہت سی برائیاں ہیں“

## گنبد قبے اور پکی قبروں پر فرمان محمدی

بعض لوگ بزرگوں کی تعظیم میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ مثلاً ان کی قبروں کو اونچی اور پکی بنانے لگے۔ ان پر گنبد اور مقبرے کھڑے کرنے لگ گئے۔ وہاں نذریں نیازیں چڑھانے لگے طواف اور سجدے کرنے لگے۔ بزرگوں سے حاجتیں طلب کرنے لگے۔ حالانکہ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

فَهِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقَعَّدَ (مسلم)  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو تختہ بنانا اور اس پر کوئی گنبد مقبرہ اور قبہ وغیرہ بنانا اور اس پر بیٹھنا حرام فرمایا۔

فقہ کی معتبر کتاب کبیری شرح منیۃ المصلیٰ میں ہے :-  
عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ بِنَاءٌ  
مِنْ بَنِي أَوْ قَبْرَةٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
نے اسے مکروہ بتلایا ہے۔ کہ قبر پر کوئی بھی بناء بنائی جائے۔  
نہ گنبد نہ قبہ نہ اور کسی طرح کی کوئی عمارت۔

شاہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھتے  
ہیں :- وَأَنْ جُصَّصَ كِرَّةً یعنی قبر کو پکی بنانا مکروہ ہے۔  
عالمگیری میں ہے :- سُرِدِي عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ



قَالَ لَا يَجُصَّصُ الْقَبْرُ" امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ قبر کو بچختہ نہ بنایا جائے۔

نظام الدین اولیاءؒ کے یہ الفاظ آپ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ کہ "میری قبر پر کوئی قبۃ تعمیر نہ کیا جائے۔ آسمان کا نیلگوں قبۃ ہی کافی ہے۔ لیکن باوجود ان کی وصیت کے ان کے مزار پر عمارت کھڑی کر دی گئی ہے۔ سترھویں میں آنے والے بھائیو! شاہ نظام الدین اولیاءؒ کی وصیت کے خلاف کر کے انہیں روحانی صدمہ پہنچانے کا ذریعہ نہ بنو۔

### قبر کی زیارت کا مسنون طریقہ

قبر کی زیارت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب قبرستان پر گزرتے ہو تو قبروں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔ کہ ایسی جگہ نہجے بھی آتا ہے۔ ایک روز دنیا سے فانی چھوڑ کر جاہ و جلال اور ثروت سے منہ موڑتا ہے۔ اور بالشت بھر جگہ میں گھر بناتا ہے۔ اپنی موت کو اور غدا ب قبر کو یاد کرے اور آخرت کے سامان کا فکر کرے۔ اور مبردوں کے لئے بخشش کی دعا کرے کیونکہ وہ ہماری دعاؤں کے محتاج ہیں۔ ان روئے فرمان محمدیؐ قبروں کی زیارت کا یہی مقصد ہے۔

لیکن قبر پر ہاتھ باندھ کر بصورت قیام کھڑا ہونا۔



کو مسجدیں بنانا۔ ان پر نمازیں پڑھنا۔ قبروں پر شامیلے گاڑنا  
 عرس کرنا۔ مجاور بن کر بیٹھنا۔ قوالی کرنا۔ مراقبہ کرنا۔ قبر والوں کے  
 التجائیں کرنا۔ انہیں پکارنا۔ ان سے مرادیں مانگنا وغیرہ امور  
 شریعت سے ثابت نہیں ہے :

**مردوں کے نہ سننے پر امام ابو حنیفہؒ کا واقعہ**

دوستو! آپ سب کے سب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ  
 علیہ کے ماننے والے ہیں۔ اس لئے امام صاحبؒ کا ہی ایک  
 واقعہ سنئے :-

غرائب فی تحقیق المذاهب میں ہے :-

رَأَى الْإِمَامُ أَبُو حَنِيفَةَ مَنْ يَأْتِي الْقُبُورَ  
 لِأَهْلِ الصَّلَاحِ فَيَسَلُّهُمْ وَيُخَاطِبُهُمْ وَيَقُولُ يَا  
 أَهْلَ الْقُبُورِ هَلْ لَكُمْ مِنْ خَيْرٍ وَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ أَثَرِ  
 إِنِّي أَتَيْتُكُمْ وَنَادَيْتُكُمْ مِنْ شَهْوَرٍ وَلَيْسَ سُؤَالِي مِنْكُمْ  
 إِلَّا الدُّعَاءُ فَهَلْ دَرَيْتُمْ أَمْ غَفَلْتُمْ فَسَمِعَ أَبُو حَنِيفَةَ  
 يَقُولُ يُخَاطِبُهُمْ فَقَالَ هَلْ أَجَابُواكَ قَالَ لَا فَقَالَ  
 لَهُ مَحْقَالُكَ وَتَرَبُّتُ يَدَاكَ كَيْفَ تَكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا  
 يَسْتَطِيعُونَ جَوَابًا وَلَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَسْمَعُونَ  
 صَوْتًا وَقَرَأَ مَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ :-

ترجمہ :- امام ابو حنیفہؒ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بزرگوں کی قبروں پر جا کر سلام کر کے ان سے کتا ہے کہ میں مہینوں سے آپ کے پاس آ رہا ہوں۔ اور صرف یہ التجا کرتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعا کریں مجھے نہیں معلوم کہ آپ کو اس میرے آنے اور عرض کرنے کا علم بھی ہے یا نہیں امام صاحبؒ نے یہ سن کر اس سے پوچھا کہ بتلاؤ ان صاحبین نے کوئی جواب دیا؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا لغت ہے تجھ پر تیرا ناس جلے تو ان جیسوں سے کلام کرتا ہے جنہیں جواب دینے کی بھی طاقت نہیں۔ جو کسی چیز کے مالک نہیں بلکہ وہ آواز تک نہیں سنتے۔ پھر امام صاحبؒ نے قرآن کریم کا یہ جملہ تلاوت فرمایا :- وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُورِ یعنی تو قبر والوں کو نہیں سنا سکتا۔

دوستو! جبکہ خود امام صاحبؒ مردوں سے دعائیں منگوانے کو بھی منع کریں پھر جو لوگ اپنے تئیں حنفی کہلو کر دن رات کچے کچے مزارات پر ٹہر نکالتے اور مردوں کو پکارتے رہیں اور ان سے اپنی حاجتیں طلب کرتے پھر یہ کیا وہ امام صاحبؒ سے مانتے دلتے ہیں؟ بھائیو! خدا را توجہ فرمائیے۔ لوگوں کی دیکھا دیکھی کام نہ کیجئے تحقیق کیجئے۔ چھان بین کیجئے اور حق کو قبول فرمائیے۔ سنئے قرآن کریم میں ہے :- وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ

مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ۔ ترجمہ :- اس سے زیادہ گمراہ کون ہے؟ جو اللہ کے سوا دوسروں کو پکارے۔ جو قیامت تک اس کی آرزو پوری نہ کر سکیں بلکہ وہ تو ان کی پکار سے ہی بے خبر ہیں۔  
دوستو! وہ کیا ہے جو ہوتا نہیں خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

برادران! افسوس! افسوس ہے کہ توحید والے مسلمانوں کے سراج قبروں پر سجدے کرنے لگے سارا سر خدا کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اس میں ایک ہڈی ایک جوڑا ایک خون کا قطرہ اور ایک بال خدا کے سوا دوسرے کسی کا بنایا ہوا نہیں پھر ہم اَيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اَيَّاكَ ذَاتَ تَعَالٰی کا اقرار خدا کے سامنے دن بھر میں کئی کئی مرتبہ کرتے ہیں غیروں کو بھی سجدہ کرنے لگ جاتیں تو ہم پر کس قدر افسوس ہے۔ دیکھئے حنفی مذہب کی معتبر کتاب کفایہ میں ہے :- اَمْثَلُ فِي شَرِّ يَعْتَنَّا فَلَا يَجُوزُ لِاحِدٍ اَنْ يَسْجُدَ لِاحِدٍ بَوَاجِہٍ مِنَ الْوُجُوہِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَرَ یعنی ہماری شریعت میں کسی کو جائز نہیں کہ کسی کے لئے (سوائے اللہ کے) کسی طرح کا سجدہ کرے اور جو ایسا کرے وہ کافر ہے

شیخ عبدالحی محدث دہلوی مدارج النبوة میں لکھتے ہیں :-  
”قبر کو بوسہ دینا۔ سجدہ کرنا اور اس پر زخاں ملنے حرام ہیں۔“

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے :- فلا یقبل القبور لانه  
مِنْ عَادَةِ النَّصَارَیِّ یعنی قبر کو بوسہ دینا عیسائیوں کی عادت  
ہے مسلمان ایسا نہ کریں۔

ملا علی قاری حنفیؒ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں :- یحرم  
الطواف حول قبور الانبیاء والا ولیاء یعنی "نبیوں اور  
ولیوں کی قبروں کے ارد گرد بھی طواف کرنا حرام ہے۔"

حاجت روا اور مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے

الغرض جو مانگنا ہو اللہ تعالیٰ سے مانگو نہ اس کے سوا کوئی  
حاجت روا ہے۔ نہ کوئی مشکل کشا ہے۔ وہ فرماتا ہے :- اُدْعُونِی  
أَسْتَجِبْ لَکُمْ مجھ سے دعائیں کیا کرو۔ میں تمہاری دعائیں قبول  
کروں گا۔ فرماتا ہے :- لَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُکَ وَلَا  
يَضُرُّکَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّکَ إِذَا مَنِ الظَّالِمِیْنَ یعنی "اللہ کے  
سوا کسی کو نہ پکار نہ تو کوئی اور تیرے نفع کا مالک ہے نہ تجھے نقصان  
پہنچانے پر قادر ہے۔ اگر تو نے ایسا کیا تو یقیناً تو ظالموں میں سے  
ہو جائیگا۔ مشنوی مولانا روم میں دیکھئے اس مضمون کو کس خوبصورتی  
سے ادا کیا ہے۔ فرماتے ہیں :-

از کسے دیگر چہ می خواہی مگر حق زوادن مفلس آیدے پسر  
رزق از کسے خواہ نے از غیراد آب ازیم جو مجو از خشک جو

گفت پیغمبر کہ جنت ازالہ  
 گر ہی خواہی ز کس چیزے خواہ  
 یعنی توجہ اللہ کے سوا دوسروں سے اپنی حاجتیں اور مرادیں  
 مانگتا ہے۔ تو کیا تیرے نزدیک اللہ تعالیٰ مفلس ہو گیا ہے  
 جو کچھ مانگنا ہو اسی سے مانگ۔ پانی دریا سے لیا جاتا ہے نہ کہ خشک  
 گڑھے سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ  
 سے جنت کے طالب ہو تو اس کے سوا کسی اور سے کچھ بھی طلب نہ کرو۔  
 برادران! مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے اللہ تعالیٰ سے  
 ڈر کر حق تبلیغ ادا کرنے کے لئے قرآن حدیث اور کتب فقہ سے  
 پر رسالہ مرتب کر دیا ہے۔ امید ہے کہ آپ شروع سے آخر  
 تک بغور پڑھ کر حق کو قبول فرمائیں گے۔ ہدایت اللہ تعالیٰ  
 کے ہاتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی سچی توحید اور اپنے رسول  
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں پر اور اپنے اولیاء کی دوستی  
 پر زندہ رکھے اور اسی پر موت دے اور بزرگان دین اور صالحین  
 کی جماعت میں قیامت کے دن کھڑا کرے۔ آمین !  
 وَأَخِرُ دَعْوَانَا إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
 وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَى جَمِيعِ الْمُرْسَلِينَ